روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۱۸ - رجب ۱۴۱۱ھ، ۴ - تبلیغ ۱۳۷۰ ہش، ۴ - فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۳۰
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر جگہ خدا کا حُسن موجود ہے

"اگر انسان خدا تعالیٰ کی جستجو کرے اور اس کے حُسن کی تلاش کرے تو کوئی ایک جگہ، ایک مقام بھی ایسا نہیں جہاں سے جُستجو کرنے والا خدا تعالیٰ کا حُسن نہ دیکھ سکے۔ اور وہی حُسن ہے جو دراصل حمد میں تبدیل ہوتا ہے۔ جس کے بعد انسان بے اختیار کہتا ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جس قدر ابرار، اخیار اور راستباز انسان دنیا میں ہوگزرے ہیں جو رات کو اٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صبح کر دیتے تھے۔ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ وہ جسمانی قوتیں بہت رکھتے تھے اور بڑے بڑے قوی ہیکل جوان اور تنومند پہلوان تھے۔ نہیں، یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہوسکتے جو رُوحانی قوت اور طاقت کر سکتی ہے۔ بہت سے انسان آپ نے دیکھے ہونگے جو تین یا چار بار دن میں کھاتے ہیں اور خوب لذیذ اور مقوّی اغذیہ پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ صبح تک خراٹے مارتے رہتے ہیں اور نیند اُن پر غالب رہتی ہے۔ یہاں تک کہ نیند اور سُستی سے بالکل مغلوب ہوجاتے ہیں۔ کہ ان کو عشاء کی نماز بھی دوبھر اور مشکلِ عظیم معلوم دیتی ہے چہ جائیکہ وہ تہجّد گذار ہوں۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید صـ۳۴)

"پس سمجھ لو اور خوب سمجھ لو کہ نرا علم دفن اور خشک تعلیم بھی کچھ کام نہیں دے سکتی جب تک کہ عمل اور مجاہدہ اور ریاضت نہ ہو۔ دیکھو سرکار بھی فوجوں کو اسی خیال سے بیکار نہیں رہنے دیتی۔ عین امن و آرام کے دنوں میں بھی مصنوعی جنگ برپا کرکے فوجوں کو بیکار نہیں بیٹھنے دیتی۔ اور معمولی طور پر چاند ماری اور پریڈ وغیرہ تو ہر روز ہوتی ہی رہتی ہے۔ جیسا ابھی مَیں نے بیان کیا کہ میدانِ کارزار میں کامیاب ہونے کے لئے جہاں ایک طرف طریق استعمالِ اسلحہ وغیرہ کی تعلیم اور واقفیت کی ضرورت ہے وہاں دوسری طرف ورزش اور محلِ استعمال کی بھی بڑی بھاری ضرورت ہے اور نیز حرب و ضرب کے لئے تعلیم یافتہ گھوڑے چاہیئں یعنی ایسے گھوڑے جو توپوں اور بندوقوں کی آواز سے نہ ڈریں۔ اور گرد و غبار سے پراگندہ ہوکر پیچھے نہ ہٹیں۔ بلکہ آگے ہی بڑھیں۔ اسی طرح نفوس انسانی کامل ورزش اور پوری ریاضت اور حقیقی تعلیم کے بغیر اعداء اللہ کے مقابل میدانِ کارزار میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید صـ۳۶)

ثواب کا درجہ احساس سے ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے)

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض صحابہؓ کو یہ شک ہوا کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کا لحاظ زیادہ کرتے ہیں۔ حالانکہ قربانی کے لحاظ سے ہم بھی آپ سے کم نہیں ہیں۔ گو یہ بات بھی غلط تھی۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ ظاہری نمازوں پر نہ جاؤ۔ ابوبکرؓ کی قیمت اس کی ظاہری نمازوں اور رکعتوں کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کے دل کی حالت پر ہے دلی احساس سے ایک شخص ایک دفعہ (اللہ پاک ہے) کہتا ہے مگر دوسرا ۲۵ مرتبہ کہتا ہے۔ مگر محض زبان سے۔ اس کے دل میں اس کا کوئی احساس بھی نہیں ہوتا تو گو بظاہر اس نے زیادہ عبادت کی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں دل سے ایک بار کہنے والے کا درجہ زیادہ ہوگا۔ بعض لوگوں کے دل کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ وہ ایک بار کہتا ہے مگر جیسے بتاشہ توڑ دیا جاتا ہے اسی طرح اسی کے دل کی کیفیت ہوجاتی ہے۔ اس کا ایک دفعہ کا کہنا دوسرے کے ہزار دفعہ کہنے سے بھی زیادہ ہے۔ مَیں علمی طور پر دوسروں کے متعلق اور اپنے تجربہ کی بناء پر اپنے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ بعض دفعہ دس بیس دفعہ کی تسبیح سے اتنا اثر نہیں ہوتا اور بعض دفعہ ایک بار سے ہی بہت زیادہ ہوجاتا ہے تو یہ دل کی کیفیات ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کے متعلق مجھے یاد ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد آپ نے بیت میں بیٹھنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ مجلس دینی اور روحانی لحاظ سے بہت مفید ہوتی تھی۔ اس لئے کسی نے عرض کیا کہ آپ بیٹھتے کیوں نہیں تو آپ نے جواب دیا کہ میری نظر مولوی عبدالکریم صاحب کی جگہ پر پڑتی ہے تو دل گھٹنے لگتا ہے مگر کئی ایسے ہوں گے جن پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا ہوگا۔ اب اگر کوئی کہے کہ دیکھیں مَیں کتنا صابر ہوں کہ اسی جگہ روز بیٹھتا ہوں اور حضرت اقدس (بانی سلسلہ) صابر نہیں ہیں کیونکہ آپ نہیں بیٹھتے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ ہم اسے سنگدل کہہ سکتے ہیں صابر نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نواسہ بہت سخت بیمار تھا اور آپؐ خود بھی بیمار تھے۔ اسے دیکھنے کے لئے گئے تو نزع کی حالت تھی۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔ ایک صحابیؓ پاس کھڑے تھے۔ کہنے لگے یارسول اللہ! آپؐ بھی روتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرح مجھے سنگدل نہیں بنایا۔ وہ صحابی بھی نیک تھے مگر ان کے دل میں ابھی سختی تھی۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ زیادہ صابر تھے بلکہ یہ ہیں کہ ان کے دل میں اتنی خشیت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ پس قربانیوں کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ثواب کا درجہ احساس سے ہے۔ جوں جوں احساس کم ہوتا جائے گا۔ اتنا ہی قربانی زیادہ کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی جائے گی۔ اس لئے صاحب ایمان کو ہمیشہ قربانیوں میں ترقی کرنی چاہیئے اور دوسرے کے دَرد کو محسوس کرنا چاہیئے۔ ایک شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھتا ہے مگر دَرد محسوس نہیں کرتا تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے احساسات سخت ہیں۔"

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۲۶ - مارچ ۱۹۳۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۴۔ فروری ۱۹۹۱ء

ایمان کو راسخ کرنے کی ضرورت

خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ ہم اسکی صفات سے آگاہی حاصل کریں اور ان صفات کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر اپنی زندگی گزاریں۔ آخر صرف یہ کہتے رہنے سے کہ خدا ہے خدا ہے تو کچھ نہیں بنتا۔ خدا ہے تو کیا ہے۔ یعنی اسکی صفات کیا ہیں۔ اور جو اس کی صفات ہیں ان سے ہم کس طرح مستفید ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ہمارے لئے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ دعائیں سنتا ہے تو اس سے دعائیں کی جائیں۔ وہ رحم کرتا ہے تو اس سے رحم مانگا جائے۔ وہ گناہ بخشتا ہے تو اس سے گناہ بخشوائے جائیں۔ وہ ہر قدم پر ہماری رہنمائی کرتا ہے تو اس سے رہنمائی حاصل کی جائے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزاری جائے۔

جب تک انسان کو کسی بات کا علم نہ ہو اور اگر علم ہو اور اسکے متعلق یقین نہ ہو اس وقت تک انسان صحیح سمت میں قدم نہیں اٹھا سکتا اور نتیجۃً اس سے فائدہ بھی حاصل نہیں کرتا۔ اور یہ علم حاصل کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ماحول پر نظر ڈالی جائے۔ مثلاً اگر ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے تو ان لوگوں کی طرف دیکھنا ضروری ہے جن کی دعائیں اس نے سُنی ہیں اور انہیں دعاؤں کی قبولیت سے نوازا ہے۔ اور پھر اس یقین کے ساتھ اس سے دعائیں کی جائیں کہ جس طرح اس نے ان لوگوں کی دعائیں سُنی ہیں اسی طرح وہ ہماری بھی سُنے گا۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین جو اس بات کی بنیادی اینٹ ہے اس کے متعلق یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ یہ احساس بچپن ہی سے پیدا ہو جانا چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں کہ بچوں کو یہ بات بتائیں اور بار بار بتائیں کہ یہ چیز خدا نے بنائی ہے۔ یہ چیز خدا نے دی ہے یہ فضل خدا نے کیا ہے۔ یہ اچھی بات اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں ڈالی ہے۔ یہ دعا خدا نے سُنی ہے۔ ایمان آہستہ آہستہ دل میں پیدا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ ہی راسخ ہوتا ہے۔ اگر بچپن ہی سے ان باتوں کا احساس پیدا ہونا شروع ہو جائے تو شعور کی عمر تک پہنچتے پہنچتے ایمان راسخ ہو جاتا ہے اور ایک دفعہ ایمان راسخ ہو جائے تو پھر خدا کے فضل سے ساری عمر راسخ ہی رہتا ہے۔ دوسروں کا تجربہ اور اپنا تجربہ اس ایمان کی پُشت پناہی کرتا ہے۔

پس انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو جاننے اور پہچاننے کی کوشش کرے ان کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لے اور ان صفات سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔

ہاتھ اٹھاؤ دُعا کریں مل کر
جنگ کے خاتمہ میں دیر نہ ہو
سارے لوگوں میں ہو خدا خوفی
راستبازی ہو، ہیر پھیر نہ ہو

ابوالاقبال

رواں رہے یہ ترا کاروانِ وقفِ جدید

یہ کس نے کی تھی بیاں داستانِ وقفِ جدید
ہوئے ملائکہ بھی نغمہ خوانِ وقفِ جدید

مجھے پیام ملا ہے کہ میرزا طاہر
یہ چاہتے ہیں کروں مَیں بیانِ وقفِ جدید

دل و دماغ کی کم مائیگی پہ نادم ہوں
کہاں مَیں اور کہاں ارمغانِ وقفِ جدید

مجھے یہ تاب کہاں ہے کہ ڈھونڈ کر لاؤں
وہ نغمہ جو کہ ہے شایانِ شانِ وقفِ جدید

کبھی جو مامنِ "تحریک" قادیان ہوا
تو آج ربوہ ہے دارالامانِ وقفِ جدید

وہی کہ جس نے لگایا تھا گلشنِ "تحریک"
وہ باغباں ہی تو تھا باغبانِ وقفِ جدید

وطن کے کھیت ہوں سیراب اسکے پانی سے
چلی ہے ان میں بھی جوئے روانِ وقفِ جدید

قدم قدم پہ بنائے نئے جہاں ہم نے
انہی جہانوں میں ہے اک جہانِ وقفِ جدید

اس ارضِ پاک کے دیہات کو مبارک ہو
نئی زمین نیا آسمانِ وقفِ جدید

دِلوں میں جذبۂ خدمت لبوں پہ پیار کے گیت
یہی ہے دولتِ وارفتگانِ وقفِ جدید

تجھے بھی فتح و ظفر کی کلید حاصل ہے
رواں رہے یہ ترا کاروانِ وقفِ جدید

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

فروری ۱۹۴۵ء حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

خدام الاحمدیہ کا دعویٰ ہے کہ ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں۔ الفضل میں چھپتا رہتا ہے کہ ہم نے خدمتِ خلق کا یہ کام کیا۔ فلاں کے کھیت کی منڈیر بنائی۔ فلاں کے کھیت کو پانی دیا۔ اور فلاں کا کھیت کاٹا۔ بے شک وہ بھی خدمتِ خلق ہے لیکن یہ خدمتِ خلق نہایت ہی ضروری ہے آیا خدام نے کبھی یہ خدمت بھی کی ہے۔ میں ان کو اس خدمت خلق کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو غیر کی بھی خدمت ہے اور اپنی بھی خدمت ہے کہ سچائی اور دیانت قائم کی جائے۔ میں نے بار بار خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی ہے مگر اس وقت تک باوجود توجہ دلانے کے انہوں نے اخلاق کی درستی کی طرف توجہ نہیں کی۔ یہ کہ کسی کے کھیت کو پانی دے دیا یا منڈیر بنا دی۔ اس سے کیا بنتا ہے اصل کام تو قوم کے اندر سچائی اور دیانت کو قائم کرنا ہے۔ جب وہ اس چیز کو قائم کریں گے۔ تو نہ صرف وہ ایک کھیت کو تباہ ہونے سے بچائیں گے بلکہ ہزاروں ہزار آدمیوں کو بچائیں گے۔ جنہوں نے ان مکاروں کا شکار ہونا تھا۔ آخر بددیانت آدمی اپنا روپیہ نہیں کھاتا دوسروں کا کھاتا ہے۔ اپنی بدنامی نہیں کرتا بلکہ ساری قوم کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے پس قومی ترقیات تمام کی تمام دیانت اور سچائی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جس قوم میں یہ دونوں چیزیں پائی نہیں جاتیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص کسی انگریزی فرم کو آرڈر دے کر گھر آ جاتا ہے اور اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ کسی ہندوستانی فرم کو آرڈر دے کر واپس آتا ہے تو اس کا دل گھٹتا رہتا ہے کہ خبر نہیں پتھر یا کیا چیز بھیج دے اسی بددیانتی کی وجہ سے ہندوستان کی ترقی رکی ہوئی ہے جو دکاندار دیانت دار ہوگا۔ اس پر لوگ اعتبار کریں گے اور بغیر کسی فکر اور ہچکچاہٹ کے اس کو آرڈر دے آئیں گے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کبھی ناقص چیز نہیں دے گا۔ پس قومی ترقی امانت اور دیانت کی شہرت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر تمام احمدی دیانت دار ہونگے تو جہاں بھی کوئی احمدی دکاندار ہوگا لوگ اس کے پاس جائیں گے کہ اس سے سودا اچھا ملتا ہے۔ چلو اس کے پاس چلیں اور کہیں گے ہے تو کافر پر ہے دیانت دار اور سب سودا لوگ اس سے خریدیں گے۔ لیکن اگر قادیان کا احمدی دکاندار بھی ایک من آٹے میں سیر بھر مٹی ملا دیتا ہے تو اس کے اندر وہ کونسی چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ احمدیت کی طرف توجہ کریں گے۔ اور جو چیز اس کو دوسرے دکانداروں سے ممتاز کرنے والی ہے۔ میں نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ اس کی نگرانی کریں۔ انہوں نے کچھ دن کام بھی کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اگر ہر خادم اس بات کا فیصلہ کر لے کہ میں نے بددیانتی کو مٹانا ہے۔ اگر اس کا باپ دکاندار ہے تو باپ سے کہہ دے تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کے بھائی دکاندار ہیں تو بھائیوں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اور اگر اس کے دوست اور رشتہ دار دکاندار ہیں تو دوستوں اور رشتہ داروں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا اگر اس کی بیوی دکان کرتی ہے تو بیوی سے کہہ دے کہ میں تمہیں بددیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اور اگر تم باز نہ آئے اور اصلاح نہ کی تو میں تمہارے خلاف گواہی دوں گا۔ تو مجھے امید ہے کہ اگر ہر خادم یہ فیصلہ کرے تو ایک گھنٹے کے اندر اندر اس عیب کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہارا بھائی تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتا ہے۔ اگر تمہارا باپ تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتا ہے۔ اور اگر تمہاری ماں تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتی ہے اگر تمہاری بیوی تاجر ہے اور وہ بددیانتی کرتی ہے تو یہ بددیانتی اسی وقت تک ہے جب تک ان کو یقین ہے کہ تم ان کی محبت کی خاطر ان کی رپورٹ نہیں کرو گے لیکن جب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ تم ان کی محبت کی پرواہ نہیں کرو گے اور تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر وہ بددیانتی سے باز نہ آئے تو تم اس کی رپورٹ کرو گے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے منٹ میں بددیانتی کریں۔ باپ کہے گا بیٹا پچھلا جانے دو آئندہ میں کبھی بددیانتی نہیں کروں گا۔ بھائی کہے گا پچھلا معاف کر دو آج سے میں باز آیا۔ بیوی کہے گی قصور معاف کر دو آئندہ یہ حرکت نہیں کروں گی۔ پس جب تم یہ تنبیہہ کر دو گے اور ایسے موقع پر ان کی محبت کو قربان کر دو گے تو تم دیکھو گے کہ ایک گھنٹے کے اندر اندر بددیانتی مٹ جائے گی۔ پس قوم کی اصلاح تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ بیٹے کی اصلاح باپ کے ہاتھ میں ہے۔ بھائی کی اصلاح بھائی کے ہاتھ میں ہے۔ بیوی کی اصلاح خاوند کے ہاتھ میں ہے۔ اور ماں کی اصلاح بیٹوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم اس طریق کو استعمال کرو تو چند دن نہیں بلکہ ایک گھنٹے کے اندر ساری قوم کی اصلاح ہو سکتی ہے لیکن اگر تمہارا دوست دیکھتا ہے کہ وہ بددیانتی کرے گا تو تم اس پر پردہ ڈالو گے اور جھوٹ بولو گے تو تم اس کو بھی غرق کرتے ہو اور آپ بھی غرق ہوتے ہو کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اس کی بددیانتی پکڑی جائے۔ اور اس کی سزا میں اسے پانچ دس گالیاں دو چار تھپڑ پڑیں یا تم اس کو پسند کرتے ہو۔ کہ اس کو لاکھ سال تک جلتی ہوئی جہنم میں ڈالا جائے۔ تو تمہارا دوست ان پانچ دس گالیوں دو چار تھپڑوں سے بچنا بھی چاہتا ہو تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کو گھسیٹ کر لاؤ اور اسے تھپڑ اور گالیاں دلاؤ تاکہ اس کی سزا اسی دنیا میں ختم ہو جائے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جائے۔ اگر تمہیں خدا پر ایمان نہیں تو پھر بے شک تم اس کو انسانوں کی سزا سے بچاؤ کیونکہ تم کہتے ہو کہ خدا کی کوئی سزا نہیں اس سے بچنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انسان کی سزا ہے اس سے میں بچاتا ہوں۔ پس ایسی بے ایمانی کی صورت میں ہی ہو سکتا ہے۔ کہ تم اس کو سزا سے بچانے کی کوشش کرو۔ ورنہ قومی جرائم میں کسی کی رعایت کرنا خطرناک چیز ہے۔ ہاں فردی خرابی میں پردہ پوشی کرنا بے شک اعلیٰ صفت ہے۔

مثنوی رومی والوں نے ایک حکایت لکھی ہے وہ کہتے ہیں ایک سپیرا تھا جس نے ایک ایسا سانپ پکڑا جو کسی اور سپیرے کے پاس نہیں تھا۔ وہ سانپ اس نے نہایت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ اس کے دوست آشنا آتے تو وہ بڑے شوق سے وہ سانپ ان کو دکھاتا۔ ایک دن جو وہ صبح کو اٹھا تو اس نے دیکھا کہ گھڑے میں سے سانپ نکل گیا ہے۔ اتفاقاً اس کا ڈھکنا کھلا رہ گیا اور سانپ نکل گیا اب اسے بڑی گھبراہٹ ہوئی۔ اور اس نے خدا تعالیٰ کے حضور رونا اور چلانا شروع کر دیا کہ خدایا میرا سانپ مجھے مل جائے۔ خدایا میرا سانپ مجھے مل جائے۔ گھنٹہ دو گھنٹہ دعا کرنے کے بعد وہ گھڑے کا منہ کھول کر دیکھتا کہ سانپ اس میں واپس آ گیا ہے یا نہیں مگر سانپ کہاں آتا۔ وہ پھر دعا میں مشغول ہو جاتا۔ اسی طرح وہ سارا دن اور ساری رات دعا کرتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص آیا اور اس نے اسے آکر کہا کہ فلاں گھر میں چلئے وہاں ایک نئی قسم کے سانپ نے ایک شخص کو کاٹا ہے اور وہ مر گیا ہے۔ سب سپیرے وہاں جمع ہیں۔ سانپ پکڑا ہوا ہے اور آپ کو بھی بلایا گیا ہے۔ تاکہ آپ اس سانپ کو دیکھ لیں جب وہ گیا اور اس نے سانپ دیکھا تو وہ وہی تھا جو اس کے گھر سے بھاگا تھا اور جس کے لئے ۲۴ گھنٹے سے دعائیں کر رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اس کے اندر کوئی نیکی تھی جو اللہ تعالیٰ کو پسند آ گئی۔ سانپ اس کے گھر سے بھاگا اور دوسرے گھر میں چلا گیا۔ دوسرا شخص یہ سمجھ کر کہ یہ نئی قسم کا سانپ ہے اسے پکڑنے لگا تو سانپ نے اسے ڈسا اور وہ مر گیا۔ جب اس نے یہ نظارہ دیکھا تو وہ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گیا اور کہنے لگا۔ خدایا میں تو سمجھتا تھا کہ تو نے میری دعا نہیں سنی مگر درحقیقت تو نے میری دعا سن لی تھی اور اس کا نہ ملنا ہی میرے لئے مفید اور بابرکت تھا۔

(مثنوی مولانا روم دفتر دوم)

تو ہزاروں دفعہ انسان ایسی خواہشیں کرتا ہے جو مضر ہوتی ہیں۔ اولادیں ہی بعض دفعہ ایسی گندی نکلتی ہیں کہ وہ انسان کے لئے بدنامی کا باعث بن جاتی ہیں۔ اور ان کو دیکھ دیکھ کر روتا ہے۔ آخر اتنا تو سوچو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی جب شادی ہوئی ہوگی تو وہ بھی دعا کرتے ہونگے کہ اللہ میاں ہمیں اپنے فضل سے بیٹا دے مگر ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی ایک غریب گھرانے کی تھیں اور آپ کے والد بھی کوئی مالدار آدمی نہیں تھے۔ ان کی شادی بہت معمولی سرمایہ سے ہوئی ہوگی اور صرف چند آدمی ہوں گے جو اس شادی میں شریک ہوئے ہوں گے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ابوجہل کے باپ کی جب شادی ہوئی ہوگی تو کس دھوم دھڑکے سے ہوئی ہوگی اور کس طرح سات سات آٹھ آٹھ دن تک اونٹ ذبح کر کر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ۔ نون۔ سین

"جنگ بند کرو" مظاہرے

صدر صدام حسین کے حق میں دنیا کے متعدد ممالک میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ مظاہرے دراصل جنگ بند کرانے کے لئے ہیں۔ ضروری نہیں کہ سب لوگ صدر صدام کے حق میں ہوں لیکن جنگ کا بند کروانا ان کا ہدف ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی اس سلسلے میں بہت کچھ ہو رہا ہے۔ گذشتہ سوموار کے دن ڈھاکہ اور تین دیگر بڑے شہروں میں سٹرائیک کی گئی جس کے نتیجے میں معمول کے مطابق زندگی جاری نہ رہ سکی۔ کاروبار معطل ہو گیا ٹرانسپورٹ رک گئی۔ سکول بند کر دئے گئے۔ اور یہ سب کچھ متعدد اسلامی تنظیموں کی دعوت پر کیا گیا۔ جو لوگ کونسل برائے اسلامک ریولیوشن بنگلہ دیش کے حامی ہیں انہوں نے سٹرائیک کے دوران ایک مظاہرہ کیا جس سے مزید کاروبار زندگی رک گیا۔ تین بڑے شہر چٹاگانگ، کھلنا اور راجشاہی متاثر ہوئے ڈھاکہ کے مرکزی حصے میں ۵۰۰۰، افراد نے ایک جلوس نکالا جلوس کے شرکاء کے ہاتھوں میں عراقی صدر صدام حسین کی بڑی بڑی تصویریں تھیں اور وہ امریکی کثیر المملکتی اتحاد کی فوجوں کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ گذشتہ دنوں لیبیا میں بھی معمر قذافی کی سرپرستی میں ۱۰ لاکھ افراد کا جلوس نکالا گیا۔ امریکہ کے مختلف شہروں میں اور اسی طرح یورپ کے مختلف ملکوں میں بھی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ان مظاہرہ کرنے والوں کو اس بات پر اصرار ہے کہ جس ہدف کے حصول کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ ایسا نہیں کہ اس کے لئے لاتعداد انسانی جانوں کو تلف کر دیا جائے اس لئے وہ اس جنگ کو ختم کر کے چاہتے ہیں کہ گفت و شنید کے ذریعہ ہدف حاصل کیا جائے۔

خلیج کے پانی میں تیل

خلیج میں ایک لاکھ بیرل کروڈ آئل بہا دینے سے بش کا تو یہ خیال ہے کہ صدر صدام کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ انہیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ عراقی صدر نے یہ تیل کیوں ضائع کیا ہے۔ لیکن ان کے خیال میں یہ بات واضح ہے کہ ان کا اسطرح تیل بہانا اور جنگی قیدیوں کا ٹیلیویژن پر دکھانا اور اسرائیل پر سکڈ میزائل سے حملہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ انتہائی پریشان ہیں اور مایوسی کے عالم میں یہ ساری باتیں کر رہے ہیں۔ صدر بش نے کہا کہ صدام حسین تسلسل کے ساتھ دنیا کو حیرت زدہ کر رہے ہیں اور اس طرح عالمی برادری کا غصہ بھڑکا رہے ہیں۔ یہ تیل منیٰ الاحمدی جو کہ کویت شہر کے جنوب میں ہے اور جہاں پر کنارے سے ہٹ کر جہازوں میں تیل لادنے کا انتظام کیا جاتا ہے ماحولیات کو خاصا نقصان پہنچائے گا۔ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ جہاں تک جنگلی جانوروں کا تعلق ہے بلکہ آبی جانوروں کا بھی، دس سال تک اسکا ازالہ نہیں کیا جا سکے گا اور یہ وہ علاقہ ہے جہاں ارد گرد کے لوگ مچھلیاں پکڑ کر گزارا کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے یعنی تیل بہانے سے صدر صدام کو بش کے خیال میں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن وہائٹ ہاؤس کے ایک نمائندے مارلن فٹز واٹر MARLIN FITZWATER. نے کہا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ تیل اسلئے بہایا گیا ہو کہ کویت پر حملہ کرنے میں مشکلات پیدا کی جائیں۔ اگرچہ صدر بش نے کہا ہے کہ ان کی فوجی کارکردگی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں پیدا ہو سکے گی۔ جہاں تک اسرائیل پر سکڈ حملوں کا تعلق ہے بش کے خیال میں یہ ظالمانہ ہے اور بے معنی اور ایسی بات کہ جسکا فوجی طور پر کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ جمعہ کے روز عراق نے اسرائیل پر سب سے بڑا سکڈ میزائل حملہ کیا تھا (چونکہ جنگ کے دوران لحظہ بہ لحظہ نئی خبریں آتی ہیں۔ اسلئے ہو سکتا اس کے بعد بھی جب تک ہمارے قارئین یہ شذرہ پڑھیں کوئی اور اس سے بھی بڑا حملہ ہو گیا ہو) یہ عجیب بات ہے کہ خبروں کے سلسلے میں عراق کی کامیابیوں کو نہایت کم کر کے دکھایا جا رہا ہے۔ سکڈ گرنے سے ۶ منزلہ عمارت تباہ ہو جائے اور اسمیں صرف ایک شخص ہلاک ہو۔ یہ بات عام طور پر ماننے میں نہیں آسکتی۔ صدر بش نے پیٹریاٹ اینٹی میزائل پر خاصے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اسرائیل کی آبادی کو بچانے کے لئے انکے فراہم کردہ پیٹریاٹ نے بہت کام کیا ہے۔ عراق نے گذشتہ دنوں اتحادیوں کے فوجی قیدی ٹیلی ویژن پر دکھائے تھے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ان پر تشدد کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ جس شخص پر تشدد کیا گیا ہو۔ اُسے ٹیلی ویژن پر دکھا کر اپنے آپ کو کوئی شخص بدنام نہیں کرنا چاہتا۔ اگرچہ اخباری خبروں کے مطابق بش کو یہ کہتے بتایا گیا ہے کہ صدر صدام حسین کو ختم کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اس سلسلے میں قتل کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن صدر بش یہ بھی کہتے ہیں کہ عراق پر شدید حملہ اور گولہ باری کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ صدر صدام کی ذات کو نقصان پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے مقاصد نہایت واضح طور پر بیان کر دیئے ہوئے ہیں۔ اور ہم اب یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ صدر صدام گرفتار ہونے کے بعد عدالت میں پیش کئے جائیں گے اور انہیں ایک جنگی مجرم کی حیثیت سے جواب دہی کرنی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ خیال کہ ہم نے ان کی گرفتاری کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی اسوجہ سے نہیں ہے کہ امریکہ کی فوجوں کو مشکلات پیش آ رہی ہیں خاص طور پر اس سے پہلے پانامہ کے لیڈر ایمونیل اینٹونیو نوریگا کی گرفتاری میں ۱۹۸۹ء دسمبر کے بعد بھی مشکلات پیش آئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر صدام کا یہ اعلان کہ امریکہ کے مفادات پر ساری دنیا میں حملے کئے جائیں۔ انہیں کسی طرح بھی خوفزدہ نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ہر قسم کی تقریبات چاہے کھیلوں کی ہوں یا کوئی اور ہر جگہ پروگرام کے مطابق جاری رہیں گی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں وہائٹ ہاؤس میں قیدی بن کر بیٹھ جاؤں اور صدام حسین وہ شخص ہو جو مجھے اسطرح قیدی بنائیں۔ زندگی اپنے معمول کے مطابق جاری رہے گی۔ حالات کچھ اس دھارے پر چل نکلے ہیں کہ فروری میں میخائل گورباچوف اور جارج بش کی ملاقات کے امکانات کم ہو گئے ہیں۔ بش نے کہا اس سلسلے میں فیصلہ اسوقت کیا جائے گا جب سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر اور سوویت وزیر خارجہ الیگزینڈر بس مرتنخ (BESSMERTNYKH) کی ملاقات ہو جائے گی۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ دونوں وزراء خارجہ کی میٹنگ میں بہت سی باتیں زیر بحث آئیں گی۔ اور ان سب باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ صدر گورباچوف کیساتھ گفت و شنید کا پروگرام قائم رکھا جائے یا اسے منسوخ کر دیا جائے۔

صدر صدام نے کہا ہے کہ تیل انہوں نے خلیج میں نہیں بہایا بلکہ امریکہ کے اتحادیوں نے دو ٹینکروں پر حملہ کیا تھا اور یہ تیل ان ٹینکروں سے بہہ نکلا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ ایسی باتوں کو اہمیت نہ دے کر اپنی واضح جانبداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔

بوریت کا باعث

خلیج میں جنگ کی خبروں میں ایسی یکسانیت پائی جاتی ہے کہ سوائے اسکے کہ کسی طرف سے کوئی نیا شوشہ چھوڑا جائے۔ یہی خبریں آتی ہیں کہ عراق پر شدید بمباری کی جا رہی ہے یا اسرائیل اور سعودی عرب پر سکڈ میزائیل پھینکے جا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ برطانیہ میں تو لوگ اب ان خبروں سے اکتا گئے ہیں۔ ہر روز وہی خبر صبح بھی وہی خبر اور شام بھی وہی خبر۔ کوئی ایسی خبر نہیں ملتی جس سے خاصی کامیابی کا اظہار ہو نہ ایک طرف سے نہ دوسری طرف سے۔ حالانکہ ایک طرف صرف ایک ملک کی فوجیں ہیں۔ اور دوسری طرف ۳۰۔۳۵ ممالک نے اپنی فوجیں جمع کی ہوئی ہیں۔ ٹی وی ریڈیو برطانیہ نے اپنے پروگراموں میں خلیج کی جنگ کے خبرنامے کے لئے پہلے کی نسبت وقت کم کر دیا ہے آخر وہی فقرات دہراتے چلے جانے کا کیا مطلب جنگ میں تو لوگ ہر روز بلکہ ہر لمحہ نئی سے نئی خبر سننے کے خواہاں ہوتے ہیں یہی حال یقیناً دوسرے ممالک کا بھی ہو گا۔ خصوصی بلیٹن بھی خصوصی صرف اسلئے کہلانے کے مستحق ہیں کہ وہ عام خبروں کے علاوہ پروگرام کے مطابق کسی اور وقت سنائی جاتی ہیں ورنہ ان میں کوئی نئی بات نہیں ہوتی۔ ایک لحاظ سے تو یہ بہتر ہے کہ نئی بات نہ ہو۔ کیونکہ نئی بات کا مطلب یہ ہے کہ جنگ میں کسی ایک طرف کا پلہ بھاری ہونا شروع ہو جائے۔ جب ساری دنیا کی خواہش یہ ہے کہ جنگ کو ختم کیا جائے اور متعدد ممالک میں جنگ کے خلاف لاکھوں آدمی مظاہروں میں حصہ لے رہے ہیں۔ تو پھر زیادہ بہتر یہی ہے کہ دونوں طرف کسی کو کوئی کامیابی نہ ہو اور اسی صورت میں امن قائم ہو جائے۔ کیونکہ اگر کسی ایک کو کامیابی ہونی شروع ہو گئی تو امن کا قیام بہت مشکل ہو جائے گا۔ اسلئے کہ کامیابی کا نشہ جنگ چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہونے دے گا۔ اسوقت تو ایک ہی طرح کے حملے کئے جا رہے ہیں اور ایک ہی طرح کی خبریں دی جا رہی ہیں۔ خدا کرے کہ جلد سے جلد کسی امن پروگرام پر عمل شروع ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحادی فوجیں واپس چلی جائیں اور عراق بھی اپنے آپ کو کویت پر قابض نہ رکھے۔ بلکہ اپنی فوجیں وہاں سے واپس لے جائے اور کویت بھی قانونی اور دستوری حکومت کو وہاں برسراقتدار آنے کا موقعہ دے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری جماعت کو اس بات کی ہدایت فرمائی ہے کہ وہ انسانیت اور عالم اسلام کی حفاظت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق بھی دے اور ہماری ان دعاؤں کو قبول بھی فرمائے اور ساری انسانیت کو عمومی طور پر اور عالم اسلام کو خصوصی طور پر امن عطا فرمائے۔

اسلحہ۔ کہاں سے؟

پرائیویٹ طور پر فوجی اسلحہ مختلف ممالک کو فراہم کرنے والے ایک شخص کا نام سارکس سوگھانالائن (SARKIS SOGHANALAIN) ہے۔ اس شخص نے عراق ایران جنگ کے دوران عراق کو اسلحہ فراہم کیا تھا کہ اسوقت ایران کو امریکہ کا دشمن نمبر ایک مانا جاتا تھا۔ اب وہ کہتا ہے کہ اس بات کا کسی کو خیال تک نہیں تھا کہ ایک دن امریکہ اور عراق کی آپس میں ٹھن جائے گی۔ اب بھی اس شخص نے عراق کو اسلحہ فراہم کرنے کا کام جاری رکھا ہوا ہے کہتے ہیں کہ اسکا سارا اسلحہ ایران کے ذریعے عراق تک پہنچتا ہے اور اسے اس بات کا علم ہے کہ صحرائی جنگ لڑنے کے لئے امریکہ کے ہائی ٹیک اسلحہ کے مقابلے میں عراق کا اسلحہ زیادہ کارگر ہے۔ اور پھر اس اسلحہ کو عراق ایران جنگ میں ٹسٹ بھی کیا جا چکا ہے۔ اس شخص کی عمر ۶۲ سال ہے اور اس کے اپنے اندازے کے مطابق اس نے عراق کو ۱۰۶ ارب ڈالر کا اسلحہ فراہم کیا ہوا ہے۔ اسکا کہنا ہے کہ زمینی جنگ خاصی آہستگی کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ کیونکہ عراقی جسطرح اور جہاں بیٹھے ہیں وہ فوجی لحاظ سے زیادہ مضبوط پوزیشن میں ہیں۔ یہ شخص لبنان میں پیدا ہوا تھا۔ لیکن ایک لمبے عرصے سے امریکہ میں رہائش پذیر ہے۔ اس نے شروع ہی میں کہہ دیا تھا کہ اگر عراق کی سپلائی کاٹنے کی کوشش کی گئی تو اسے ہر قسم کی ضروریات ایران کے ذریعے مل سکیں گی۔ ایران کے ساتھ اسکا یہ معاہدہ ہے اور وہ اس معاہدے کی پابندی کرے گا۔ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ عراق کے بہت سے جہاز ایران میں موجود ہیں۔ اسکے خیال میں موجودہ جنگ کے لئے عراق پوری طرح تیار ہے

ترکی اور قبرص

ایشیا کی گذشتہ دو جنگوں میں جاپان نے امریکہ کی روپے سے مدد کی اور اسے اچھا ساتھی سمجھا گیا نہ اسے اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی فوجوں کو بھی امریکہ کے ساتھ لڑنے کے لئے مہیا کرے اور نہ جاپان نے خود یہ سوچا کہ اسے فوجی مدد دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن حالات بدل چکے ہیں اور اب خلیج کی جنگ میں باوجود اس کے کہ جاپان نے امریکہ سے کہا ہے کہ اس نے جو روپیہ پہلے دیا ہے۔ اس سے زائد بھی وہ دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن امریکہ کو اس سے تسلی نہیں ہوئی۔ وہ اس دفعہ جاپان کو ایک اچھا ساتھی نہیں سمجھتا۔ اس کی خواہش ہے کہ جہاں بہت سے دیگر ممالک نے اپنی فوجیں امریکہ کے ہمراہ کر دی ہیں۔ جاپان بھی ایسا ہی کرے۔ جاپان کے وزیر اعظم نے یہ بات دہرائی ہے کہ وہ کثیر الملکی فوج کے اخراجات کے لئے مزید رقم دینے کے لئے تیار ہے۔ جو کچھ پہلے دے چکا ہے اس سے دو ارب امریکی ڈالر زیادہ دے گا۔ اگرچہ جاپان کی حکومت کے بعض حکام کا خیال ہے کہ یہ رقم ۸ سے ۹ ارب ڈالر تک ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے دو ارب ڈالر امریکہ کی فوج کے لئے رکھے گئے تھے۔ اتنی بڑی رقم دینے کی وجہ سے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ جاپان اس جنگ سے اپنا ہاتھ کھینچ رہا ہے۔ لیکن چونکہ جاپان کی اس کنسٹی ٹیوشن کے متعلق جس کی تشکیل دینے میں امریکہ نے ہی بہت بڑا کردار ادا کیا تھا۔ فوجوں کو جاپان کی حدود سے باہر جا کر لڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ جاپانیوں نے یہ بات بار بار کہی ہے لیکن سمجھا یہ جاتا ہے کہ شائد دستور کی روک محض ایک بہانہ ہے۔ اتنی بڑی رقم ادا کرتے یا ادا کرنے کا وعدہ کرنے کے باوجود یہی سمجھا جا رہا ہے کہ جاپان پوری طرح ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس کے خلاف امریکہ میں جذبات احتجاج کے ساتھ ابھر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ جاپان خلیج کی اس جنگ میں بھرپور دلچسپی نہیں لے رہا۔ اگرچہ جاپان کی حکومت نے اس خیال کی تردید کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بات بن نہیں رہی کابینہ کے ایک سیکرٹری نے کہا ہے کہ خلیج میں اقوام متحدہ کے مہاجرین کی امداد کے لئے وہ ۳۸ ملین یعنی ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر دے گا۔ اور یہی وہ رقم ہے جو آغاز میں امریکہ نے مکمل اندازے لگوا کر جاپان سے طلب کی تھی۔ لیکن مسٹر کائفو نے اپنی پارلیمنٹ کو بتایا ہے کہ امریکہ کے اتحادی اس بات سے خوش نہیں ہیں۔ اور اس لئے اب اس بات پر غور شروع ہو گیا ہے کہ مہاجرین کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے ہوائی جہاز فراہم کر دئے جائیں۔ گذشتہ کرسمس کے موقعے پر جب جاپانی کابینہ کو وزیر اعظم کائفو نے یہ بات پیش کی کہ اس ممکنہ جنگ کے لئے ڈاکٹروں کو خلیج میں بھیجا جائے تو کابینہ نے اس بات کو رد کر دیا۔ اب وہ کہتے ہیں کہ قانون کے مطابق ایسے ہوائی جہاز جو جنگی کردار ادا نہ کریں بھیجے جا سکتے ہیں۔ جہاں تک ایسے جہازوں کے بھیجنے کا تعلق ہے جو جنگ میں کوئی کردار ادا نہیں کریں گے جاپان کے وزیر اعظم از خود انہیں بھیج سکتے ہیں۔ اور انہوں نے اقوام متحدہ کے مہاجرین کے حکام کو یہ پیشکش بھی کی ہے۔ اگر یہ پیشکش منظور کر لی گئی اور مسٹر کائفو نے ہوائی جہاز بھیج دئے تو ان کے سیاسی مستقبل کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اس سلسلے میں اٹھنے والے طوفان کا وہ کس طرح مقابلہ کرتے ہیں۔ بعض مبصرین نے یہ بھی کہا ہے کہ مسٹر کائفو اس موقعہ پر موثر قسم کی لیڈرشپ نہیں پیش کر رہے۔ اور انہیں چاہیئے کہ وہ از خود فیصلہ کر کے عملی قدم اٹھائیں۔ ایک بات جو عام طور پر جاپان میں محسوس کی جا رہی ہے یہ ہے کہ وہاں کے لوگ مغربی ممالک کے نعرہ بازوں کی باتوں کو پوری طرح سمجھ نہیں پائے۔ جتنا ان مغربی ممالک کا خلیج کی جنگ سے تعلق ہے اتنا جاپان کا نہیں اور یہی وجہ ہے کہ جاپانی لوگ اپنی فوج کو اس جنگ میں جھونکنے سے گریز کر رہے ہیں۔

بتایا کہ انہوں نے جنگ سے پہلے عراقی صدر صدام حسین کو یہ پیشکش کی تھی۔ کہ امن قائم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج رکھی جا سکتی ہے اور اس طرح اقوام متحدہ نے جو پابندیاں عائد کی ہیں انہیں ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسی صورت میں کہ پندرہ جنوری سے پہلے عراقی فوجیں کویت سے نکل جائیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اقوام متحدہ ہر وقت اس بات کے لئے تیار ہے کہ قیام امن کے لئے کوششیں کی جائیں۔ ایسا کرنے کے لئے پہلے جو تجاویز سامنے آئی تھیں اور عراق کو پیش کی گئی تھیں۔ وہ ابھی تک بحث کے لئے اقوام متحدہ کی میز پر موجود ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے ایک عالمی کانفرنس بلانے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ یہ انٹرویو ہفتہ وار پانوراما کو دیا گیا تھا۔ اس انٹرویو میں انہوں نے اس بات کو مسترد کر دیا کہ اقوام متحدہ عراق اور اسرائیل کے معاملے میں تعصب کا اظہار کر رہا ہے عراق کے متعلق جو ریزولیوشن پاس ہوئے ہیں وہ سب نے یک زبان ہو کر پاس کئے ہیں۔ اگر فلسطین کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کئے گئے تھے ان میں سب کا اتفاق شامل نہیں تھا۔ یہ کہ اقوام متحدہ کے ریزولیوشن پر اس طرح عمل نہیں کیا گیا جس طرح کیا جانا چاہیئے تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عراق بھی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے گریز کرے۔

جاپان اور جنگ

ترکی کے وزیر خارجہ نے گذشتہ ہفتہ کے روز کہا کہ ترکی امریکہ اتحاد جو خلیج میں برسرپیکار ہے کے متعلق اپنی پالیسی نہیں بدلے گا۔ وہ انکا ساتھ دیتا رہے گا۔ عراقی وزیر خارجہ کے نام ایک خط میں انہوں نے اس بات کو واضح کیا کہ ترکی کی پالیسی عراق کے لئے معاندانہ نہیں ہے۔ یہ خط ترکی کے وزیر خارجہ نے عراق کے سفیر کو دیا۔ اور یہ اس خط کا جواب تھا جس میں عراق نے کہا تھا کہ امریکہ کے جنگی جہازوں کو اپنے اڈوں سے اڑ کر حملہ کرنے کی اجازت دینے کی ذمہ داری ترکی کو برداشت کرنی پڑیگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ترکی کی نہایت مخلصانہ خواہش ہے کہ عراق اپنے اتحاد کو قائم رکھے جس میں اسکے لوگ اور اس کا علاقہ حصوں میں نہ بٹیں۔ اور عالمی برادری میں اسکا وقار بحال ہو جائے۔ اس تنازعہ کی پوری طرح ذمہ داری عراق پر آتی ہے۔ وزیر خارجہ ترکی نے اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ ہر ایسی تحریک میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں جس میں قیام امن کی کوششوں کا عمل دخل ہو۔ اور وہ اس بات کا بھی پکا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ اس علاقے میں امن کے ساتھ حفاظت کی بھی بنیاد رکھی جانی چاہیئے۔ لیکن اس سے یہ توقع نہ رکھی جائے کہ وہ اپنے حفاظتی اقدام کو اس تنازعے کے دوران عملی جامہ نہ پہنائے اور اقوام متحدہ کے ریزولیوشنز پر عمل درآمد سے ہاتھ کھینچ لے۔

اتحادی فوجوں کے کمانڈروں نے اب یہ عندیہ دینا شروع کیا ہے کہ عراقی فوجیں جنہیں قیدی بنایا گیا ہے انکا حوصلہ پست ہو رہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ جنگ بہت زیادہ خونی نہیں ہوگی۔ ۱۴۰ کے قریب عراقی قیدی بنائے گئے ہیں اور ان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ٢٧٨٩٤ میں رضیہ اشرف زوجہ محمد اشرف پیشہ خانہ داری عمر ٥٣ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ٩٠/٧/١ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) مکان مالیتی 21000 ط جس کے نصف کی مالکہ ہیں نصف کے مالک خاوند محترم ہیں۔ (٢) زیورات طلائی ١٢.٩ گرام مالیتی /35 ط (٣) حق مہر وصول شدہ /150 ط۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 ط ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ اشرف زوجہ محمد اشرف لنڈن۔ گواہ شد نمبر١ مولانا عطاء المجیب راشد وصیت نمبر ١٦٤٥٠ - گواہ شد نمبر٢ لئیق احمد طاہر وصیت نمبر ١٧٨٨١ -

مسل ٢٧٨٩٥ میں ملک رفیع احمد ولد ملک بشارت احمد قوم ملک پیشہ کاروبار عمر ٣٥ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد حال ٹوکیو جاپان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ٢٥/١٢/٨٨ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی پلاٹ ١٨/١٩ اور ١٩/١١ دار العلوم غربی ربوہ مالیتی /٨٠,٠٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ جاپانی ین ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک رفیع احمد ولد ملک بشارت احمد اسلام آباد حال ٹوکیو جاپان گواہ شد نمبر١ ضیا اللہ مبشر وصیت نمبر ٢٢٩٦٠ - گواہ شد نمبر ٢- داؤد احمد آصف ٹوکیو جاپان۔

مسل ٢٧٨٩٦ میں سکینہ بی بی زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ٦٥ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹکڑا ١ ٣/٥٨ کلیرا کلاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ١٠/١١/٩٠ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (١) حق مہر بذمہ خاوند /٢٠٠ روپے (٢) زیورات طلائی حمیل و بالیاں وزنی دو تولہ مالیتی /٧٠٠٠ روپے (٣) بھینس مالیتی /٤٥٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /١٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سکینہ بی بی زوجہ محمد عبد اللہ صاحب ٹکڑا ١ ٣/٥٨ کلیرا کلاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد نمبر١ محمد عبد اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ٢ منظور احمد ولد بشیر احمد چک ٣/٥٨ ٹکڑا ١ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مسل ٢٧٨٩٧ میں ڈاکٹر محمد عبد القادر بھٹی ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ڈاکٹری عمر ٥٣ سال ایک ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیرون ممتاز گیٹ جھنگ شہر حال D-5 انڈسٹریل آفس نزد ڈسٹرکٹ جیل ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ١٤/٨/٩٠ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /٣٥٠٠ روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ڈاکٹر محمد عبد القادر بھٹی D-5 انڈسٹریل آفس نزد ڈسٹرکٹ جیل ملتان۔ گواہ شد نمبر١۔ قاضی جمیل احمد وصیت نمبر ١٨٣٤- گواہ شد نمبر٢ ڈاکٹر مہر عطاء اللہ وصیت نمبر ٢٠٦٦٤ -

بقیہ: صـ ٣ سے آگے

کے مکہ والوں کی ضیافتیں کی گئی ہوں گی لیکن اس دھوم دھڑکے کی شادی سے ابوجہل پیدا ہوا۔ اور اس چپ چپاتے کی شادی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ بظاہر ابوجہل کے باپ کی شادی پر دنیا کہتی ہو گی کہ کیا برکت والا گھر ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کی شادی پر دنیا کو رحم آتا ہو گا۔ اور لوگ کہتے ہونگے کہ کیسا غریب گھرانا ہے مگر اس وقت کسی کے واہمے اور گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ جسے یہ برکت والا گھر سمجھا جا رہا ہے وہ عرب کو تباہ کرکے رکھ دے گا۔ اور وہ جس کو قابلِ رحم سمجھا جاتا ہے شادی کے نتیجے میں وہ وجود پیدا ہونے والا ہے جو نہ صرف عرب کو تباہی سے بچانے والا ہو گا بلکہ وہ ساری دنیا کے لئے رحمت اور برکت کا موجب ہو گا۔ غرض کوئی انسان نہیں جانتا کہ وہ جو کچھ اپنے لئے مانگ رہا ہے وہ اسکے لئے مفید بھی ہو گا یا نہیں۔ اس بات کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے اور جب انسان اس قدر محدود علم رکھنے والا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے کسی سلوک کو یا اس کی کسی عطا کردہ نعمت کو برا کیوں سمجھے۔ بے شک وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح یہ بھی کہے کہ الٰہی تیری طرف سے جو بھی خیر نازل ہو۔ اس کا میں محتاج ہوں۔ اگر وہ دس کروڑ دے تو تم کہو۔ الٰہی میں دس ارب کا محتاج ہوں لیکن یہ نہ کہو کہ مجھ پر کتنی سختی ہوئی ہے۔ کتنا ظلم ہوا ہے۔ کتنی تکلیف میں میں مبتلا ہوں۔ کیونکہ اس طرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ہوتی ہے جو جائز نہیں۔

بقیہ: صـ ٥ سے آگے

میں سے بعض ایسے ہیں کہ جن کے جسم جوؤں سے اور پھوڑے پھنسیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ایک ہی کپڑوں کے جوڑے میں کافی عرصے سے وقت گذار رہے تھے۔ اور روزانہ صرف انہیں ایک وقت کا کھانا ملتا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اتحادی کمانڈر عراق کے متعلق بہت کچھ کہہ رہے ہیں اور یہ امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ عراقی فوجی جلد ہی ہتھیار ڈال دیں گے۔ کویتی تیل کے پلیٹ فارم سے پکڑے ہوئے کئی عراقی قیدی کافی عرصے سے صرف مچھلی کھا رہے تھے۔ اور یہ مچھلی بھی انہیں اسطرح حاصل ہوتی تھی کہ خلیج میں گرینیڈ پھینکے جاتے تھے۔ ایک کمانڈر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ جنگ لڑنا نہیں جانتے اور اس بات سے خوش ہیں کہ ہم انہیں جنگی کردار سے آزاد کر رہے ہیں۔ اگرچہ ہر قاری یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ جنگ کے دوران اس قسم کی باتیں دوسروں کے دلوں میں مایوسی پیدا کرنے کی سوچی سمجھی سکیم ہوتی ہے۔ حقیقت کا بعض اوقات ایسی باتوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

لاکھوں واقفین زندگی چاہئیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں۔ ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں"

جو احباب جماعت زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی معرفت ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد قمر ابن مکرم چوہدری محمد انور احمدی
دھارو والی ضلع شیخوپورہ

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

طاہر محمود ناصر ابن مکرم مسعود احمد صاحب ناصر
دار العلوم غربی ربوہ

وسیم حیدر ابن مکرم غلام حیدر صاحب
چک ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد

صبیحہ صدف بنت مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب
نیو مسلم ٹاؤن لاہور

محمد مومن عادل ابن مکرم شاہد محمود صاحب
دار العلوم جنوبی ربوہ

رابعہ بشریٰ بنت مکرم محمد نصر اللہ صاحب
چنیوٹ

صدف نعیم ابن مکرم نعیم اللہ صاحب جاوید
دار الیمن شرقی ربوہ

منصور احمد مشہود ابن مکرم مقصود احمد صاحب
بھلیسر انوالہ ۔ ضلع گجرات

انیقہ سلطان بنت مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب
ابن صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ربوہ

عبد المتین طاہر ابن مکرم طاہر محمود صاحب اٹھوال
گوٹھ شریف آباد ضلع تھرپارکر سندھ

اظفر جاوید ابن مکرم جاوید اقبال صاحب چیمہ
ملتان

عبد الناصر باجوہ ابن مکرم طفیل احمد صاحب باجوہ
دار النصر وسطی ربوہ

باسل حسیب ابن مکرم ڈاکٹر عبد الحئی صاحب انجم
دار العلوم غربی ربوہ

منظفر احمد پال ابن مکرم مبشر احمد صاحب پال
سیالکوٹ

نبیلہ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب
دار الیمن غربی ربوہ

انس احمد ابن مکرم ارشاد احمد صاحب
چک ۲۲۳/9-R ضلع بہاولنگر

طاہر اعجاز ابن مکرم اعجاز احمد صاحب بٹ
احمد نگر ۔ ضلع جھنگ

شازیہ ناز بنت مکرم ولایت علی صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مایوس کبھی نہ ہوں خواہ کیسی مشکلات آجائیں

اقتباس از ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی رہے)

مایوسی بھی گناہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر بہت بڑا اتہام ہے۔ بہت لوگ ہوتے ہیں جو مصائب کے وقت خیال کر لیتے ہیں کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا مگر (صاحب ایمان) کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر تلوار بھی کسی کی گردن پر رکھی ہو۔ اور دشمن اس سے پوچھے کہ اب بھی تو اس سے رہا ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو (صاحب ایمان) یہی کہے کہ اب بھی رہا ہو سکتا ہوں۔ بعض اوقات بظاہر انتہائی ناکامی سمجھی جاتی ہے مگر اس حالت میں بھی کامیابی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات انسان خیال کر لیتا ہے کہ میری کامیابی میں کوئی شبہ ہی نہیں مگر وہ ناکام ہو جاتا ہے۔ بچپن میں ہم مدرسہ کی کتابوں میں ایک واقعہ پڑھا کرتے تھے۔ ایک آدمی تھا جو بہت امیر بن گیا۔ اس کے بڑے اچھے کھیت تھے جن میں بہت پیداوار ہوتی تھی ایک دن وہ بڑا خوش ہو رہا تھا کہ اس نے چائے منگوائی۔ ابھی اس نے پی نہ تھی کہ کسی نے آکر کہا۔ سؤر کھیت خراب کر رہا ہے۔ اس نے چائے نہ پی اور ہتھیار لے کر سؤر کو مارنے کے لئے چلا گیا۔ مگر سؤر نے اس پر ایسا حملہ کیا کہ اسے مار ہی دیا۔ اور وہ چائے نہ پی سکا۔

یہ واقعہ تو امید میں نا امیدی کی مثال ہے مگر خدا تعالیٰ بظاہر نا امیدی کی حالت میں جس طرح اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے اس کی بھی حیرت انگیز مثالیں ہیں۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے کہ ایک کافر آیا اور آپ کی تلوار اٹھالی۔ تلوار کھینچ کر اس نے آپ کو جگایا اور کہنے لگا۔ بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیٹے لیٹے فرمایا۔ مجھے اللہ بچا سکتا ہے۔ اس آواز کا اثر اس پر بجلی کی طرح ہوا۔ اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ نے اس کا امتحان لینے کے لئے کہ میرے الفاظ کا اس پر بھی کچھ اثر ہوا ہے یا نہیں تلوار اٹھائی اور پوچھا۔ بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے کہہ دیا آپ ہی بچائیں تو بچا سکتے ہیں۔ گویا اس نے سبق سن کر بھی کچھ نہ سیکھا۔ آپ نے اسے کہا یہ نہ کہو خدا ہی تم کو بھی بچا سکتا ہے۔ اور چھوڑ دیا۔

ایک شخص نے مجھے لکھا کہ میرے حساب کی پڑتال ہونے والی ہے اور کچھ ایسی فروگذاشتیں ہو گئی ہیں کہ ان کی وجہ سے مجھے بہت سا روپیہ بھرنا پڑے گا۔ حالانکہ واجب الادا نہیں ہے۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بچائے۔ میں نے اس کے لئے دعا کی۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ دعا قبول ہو گئی ہے۔ اور میں نے اس کو لکھ دیا کہ مایوس نہ ہو۔ خدا تعالیٰ تمہیں بچا لے گا۔ پھر جب تحقیقات مکمل ہو چکی اور اس کے ذمہ روپیہ نکالا گیا۔ تو اعلیٰ افسر نے بلا کاغذات کے دیکھنے کے لکھ دیا کہ اس تحقیقات کو داخل دفتر کر دو۔ پس مایوس کبھی نہ ہونا چاہیئے۔ خواہ کیسی مشکلات میں گھر جاؤ۔

اعلان گمشدگی:۔ میری گاڑی نمبر ۳۵۰۲۔ ایل ایچ کے کاغذات جس میں رجسٹریشن اور انشورنس شامل ہیں کہیں گر گئے ہیں۔ کسی صاحب کو ملے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔
ناصر عتیق احمد ولد ڈاکٹر محمد حفیظ خان
۸/۲ دارالبرکات ۔ ربوہ
ٹیلیفون نمبر ۸۶۱ اور ۳۳۹

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کیلئے بخاطر
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند
حکیم عبدالحمیدؒ اعوان
کا ماہانہ پروگرام
● ۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد لیڈربکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ ● ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ ● ۲۱-۲۲-۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی ● ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ۔ ملتان
باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔
مینیجر مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ

خبریں

ملکی خبریں

○ جمعہ کی صبح کو آنے والے زلزلہ میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد ۴۰۰ سے تجاوز کر گئی ہے جبکہ ہزاروں افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ کئی ہزار مکانات بھی تباہ ہو گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا ہے اور بڑے پیمانے پر امدادی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ متاثرین کو خیمے کمبل۔ خوراک اور ادویات کی فراہمی کا انتظام کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے نقد امداد کا اعلان بھی کیا ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان کی طرف سے ہفتہ کے روز لاہور میں بلائی گئی آل پارٹیز کانفرنس میں ۴۴ قومی سیاستدانوں نے شرکت کی۔ ان میں بیگم نصرت بھٹو۔ ملک معراج خالد، غلام مصطفیٰ جتوئی۔ غلام مصطفیٰ کھر۔ اکبر بگٹی غلام احمد بلور۔ طاہر القادری۔ فضل الرحمٰن اور ملک قاسم شامل تھے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے ۱۰ فروری کو ملک گیر ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ اس روز لاہور میں ایک جلسہ عام ہوگا۔ ملک بھر میں جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ نوابزادہ نصر اللہ خان کی سربراہی میں ایک قومی رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

○ حکومت اگلے ہفتے چار وفاقی وزراء کو امن مشن کے سلسلہ میں مختلف اسلامی ممالک کے دورہ پر بھجوا رہی ہے۔

○ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے لاہور میں صحافیوں کو ایک بریفنگ میں پاک سعودی عرب دوستی کے پہلوؤں کی وضاحت کی اور خلیج کے بارہ میں حکومت کے موقف سے آگاہ کیا۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے سعودی عرب کے شہر ریاض پر سکڈ میزائیل سے حملہ کیا ہے ایک اور میزائیل اسرائیل پر پھینکا ہے۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

○ اتحادی طیاروں نے عراق کی بری فوج پر حملہ کر کے اس کی پیش قدمی روکنے کی کوشش کی ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ اتحادی فوجوں کی بمباری سے نجف شہر میں حضرت علیؓ کے مقبرہ سے ملحقہ عمارات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

○ صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ ہم خفجی میں اپنی مرضی سے گئے تھے اور اپنی مرضی سے واپس آگئے ہیں۔ کوئی فوج عراقی جوانوں کو شکست نہیں دے سکتی۔

○ ایران کے صدر نے خلیج میں امن کے قیام کے سلسلہ میں اپنی تجاویز پر مشتمل ایک خصوصی پیغام صدر صدام حسین کو بھجوایا ہے۔

○ بھارتی صوبے پنجاب میں ہفتہ کی رات کو الگ الگ واقعات میں چار سکھوں اور دو ہندوؤں کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے صدر بش اور افریقی رہنما نیلسن منڈیلا کو سال ۱۹۹۱ء کا نوبل امن ایوارڈ دینے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔

○ امریکہ اور البانیہ نے ۵۰ برس بعد سفارتی تعلقات بحال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ امریکی فضائی کمپنی یو۔ ایس۔ ایئر کا بوئنگ ۷۳۷ طیارہ لاس اینجلز ایئرپورٹ پر ایک کمیوٹر طیارہ سے اور ایک عمارت سے ٹکرانے کے بعد جل کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۳۲ افراد ہلاک اور ۴۰ زخمی ہو گئے۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
اٹھراء کورس ATHRA COURSE 80/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۷۱ - ۶۰۶ - ۶۰۷

زرعی اراضی برائے ٹھیکہ
ربوہ سے قریباً ایک میل کے فاصلہ پر ٹھٹھہ غلام کے قریب چالیس ایکڑ زرعی اراضی جو آباد اور زرخیز ہے اور اس میں ٹیوب ویل بھی نصب ہے ٹھیکہ پر دینی مقصود ہے۔
خواہشمند احباب رابطہ قائم کریں
معرفت
دفتر الفضل ربوہ